مدحِ سرورِ کونین ﷺ
راجا رشید محمود

راجا رشید محمود

مکتبہ ایوانِ نعت

شعراءِ نعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ جتنے قریب عرش اعظم ہوتے جاتے ہیں
ذریعے بخشش امت کے محکم ہوتے جاتے ہیں
مسرت بڑھتی جاتی ہے، الم کم ہوتے جاتے ہیں
قریب خلد طیبہ غالبا ہم ہوتے جاتے ہیں
یہ کس نے ساز چھیڑا دہر میں وحدت پرستی کا
ترانے شرک کی تانوں کے مدھم ہوتے جاتے ہیں
جو ٹھکرائے ہوئے تھے دہر کے، وہ تیری محفل میں
مکرم بنتے جاتے ہیں، معظم ہوتے جاتے ہیں
اندھیرا ہے کہ چھٹتا جارہا ہے خود شب اسری
دوعالم ہیں کہ انوار مجسم ہوتے جاتے ہیں
حرا میں ابر فاقہ ہے، ورم ہے پائے اقدس پر
مگر آقا ﷺ کے سجدے ہیں کہ پیہم ہوتے جاتے ہیں

ابر احسنی

ہر اک ذرہ چمک اٹھا ہے مہتاب ضیا بن کر
فضا کو جگمگایا آپ ﷺ نے شمس الضحیٰ بن کر

مرے سرکار ﷺ آئے درد عصیاں کی دوا بن کر
سکون قلب مضطر، غم زدوں کا آسرا بن کر

خدا شاہد بڑی مشکل میں تھے اللہ کے بندے
کہ وہ تشریف لائے دفعتاً مشکل کشا بن کر

پریشان حوادث دیکھ کر بحر حوادث میں
پئے تسکیں انھی کی یاد آئی ناخدا بن کر

خلیل اللہ ہے کوئی، کلیم اللہ ہے کوئی
مگر آقا ﷺ مرے آئے ہیں محبوب خدا بن کر

مجھی پر منحصر کیا ہے، شہنشاہ زمانہ بھی
انھی کے آستاں پر آ رہے ہیں بے نوا بن کر

سمجھ سے ماورا ہستی کو احسن کوئی کیا سمجھے
کہ دنیا میں مرے سرکار ﷺ آئے جانے کیا بن کر

احسن مارہروی

پھر عشرت گویائی اے طبع رواں دے دے
سرکار دو عالم ﷺ کی الفت کو زباں دے دے

مدحت کے لیے یا رب وہ حسن بیاں دے دے
جو قطرہ شبنم کو دریا کا نشاں دے دے

اے ابر کرم میرے گلزارِ معانی کو
نرگس کی نظر دے دے، سوسن کی زباں دے دے

بارش کی قبا دے دے سوکھے ہوئے پیڑوں کو
عریانی صحرا کو احرام اذاں دے دے

دینے پہ اگر آئے وہ ذاتِ کرم گستر
اک اسمِ محمد ﷺ پر یہ دونوں جہاں دے دے

مدت سے حضوری کا ارمان لیے دل ہے
اس خاکِ پریشاں کو منزل کا نشاں دے دے

خورشید احمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پاکیزگی دل ہے تمنائے مدینہ
بالیدگی عقل ہے سودائے مدینہ

جب سے کہ محمد ﷺ نے بنایا اسے مسکن
نکھرا ہوا ہے چہرہ زیبائے مدینہ

اخلاق و تمدن کو نئی زینتیں بخشیں
اے فخر رسل ﷺ اے چمن آرائے مدینہ

ارباب ہوس اس کے مقابل میں نہ آئیں
ہم مرتبہ عرش ہے شیدائے مدینہ

عیسی ہیں سرراہ بچھائے ہوئے آنکھیں
یہ اوج ترا انجمن آرائے مدینہ

اے عیش و امارت کے فریبوں میں گرفتار
ہاں بھول نہ جانا کہیں منشائے مدینہ

شادابی جنت ہے مرے شعر میں اختر
تخیل کے دامن میں ہیں گلہائے مدینہ

اختر علی تلہری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اب تو امید کرن روشن سے روشن تر ہوئی
میرے غم خانے پہ بھی اُن کی نظر ازہر ہوئی

شب گزیدہ دل مثالِ شمع افسردہ رہا
روشنی پھر سے رہین قسمت گوہر ہوئی

وا ہو چشمِ آرزو، پھر یاد فرمایا ہمیں
نیم خوابی میں یہ کیا دستک درِ دل پر ہوئی

پھر نصیبا کھل گیا ہم بھی کسی کے ہو گئے
بارش انوار رحمت ہم پہ پھر شب بھر ہوئی

اک ہیولیٰ نور کا ابھرا بھی تھا، دیکھا بھی تھا
اس طرح اُن کی عنایت کی نظر ہم پر ہوئی

جلوہ صبح ازل کا حسن منظر دیکھیے
نورِ حق سے کس طرح آرائش پیکر ہوئی

واہ کیا سلطاں بنا پھرتا ہے ازہر یہ فقیر
جب سے شعروں پر عطا سرکار ﷺ سے چادر ہوئی

غلام رسول ازہر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
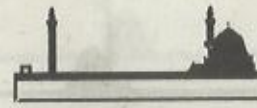
چراغ محفل عرفان محمد عربی ﷺ

محیط و مرکز ایماں محمد عربی ﷺ

دلوں کے درد کا درماں محمد عربی ﷺ

نزول رحمت یزداں محمد عربی ﷺ

اسی کے نام سے وابستہ ہیں زمان و مکاں

مدار گردش دوراں محمد عربی ﷺ

اسی کا قول و عمل مایہ فروغ و فراغ

عروج عظمت انساں محمد عربی ﷺ

وہ منزلوں کا شناسا' وہ مشکلوں کا رفیق

وہ رہروؤں کا نگہباں محمد عربی ﷺ

پیام اس کا ہے رفتار ارتقائے حیات

کشاد عالم امکاں محمد عربی ﷺ

مٹانے آیا زمانے سے ظلمتوں کا ہجوم

مثال مہر درخشاں محمد عربی ﷺ

افضل حسین اظہر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
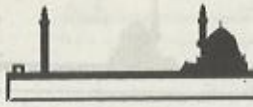
چراغ تیری عنایتوں کے، دل و نظر میں چمک رہے ہیں

عقیدتوں کے منیر تارے شبِ الم میں دمک رہے ہیں

زمیں سے سدرہ کی منزلوں تک' وہاں سے قوسین کی حدوں تک

تمھارے قدموں کی خوشبوؤں سے تمام رستے مہک رہے ہیں

رہائی مولا ﷺ انہیں عطا ہو رذیل پیشہ شکاریوں سے

حرم کے مرغانِ پر شکستہ قدم قدم پر پھڑک رہے ہیں

اُداس آنکھوں میں حسن تیرا سحر کا منظر بنا ہوا ہے

نحیف جسموں میں دل ہمارے تری طلب میں دھڑک رہے ہیں

ملی فضائے ریاض طیبہ ہوائے خلد بریں کے جھونکے

پرند روضے کی جالیوں سے لپٹ لپٹ کے چہک رہے ہیں

ہمارے دل کے اُفق پہ اعظم وہ ماہِ کونین جلوہ گر ہے

بصارتوں میں بسا کے جس کو نہال ہو ہو کے تک رہے ہیں

علی اعظم بخاری
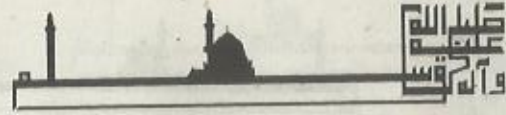
دور چہروں سے گناہوں کا دھواں کب ہو گا
اے شہ کون و مکاں ﷺ عشق جواں کب ہو گا
کب مرے صحن میں اترے گا محبت کا سرور
منجمد ہے جو لہو دل میں، رواں کب ہو گا
میں کہ ہوں حسن عقیدت سے ابھی ناواقف
مجھ سے اس ذات کی رحمت کا بیاں کب ہو گا
جس جگہ آپ نے کفار کے پتھر جھیلے
یا نبی ﷺ سجدہ تقدیس وہاں کب ہو گا
جو مری روح میں گھس جائے گا خوشبو بن کر
ابر کی اوٹ سے وہ نور عیاں کب ہو گا
شوق دیدار مرا دل میں نہاں ہے کب سے
میرے خاموش مقدر کی زباں کب ہو گا

امجد قیصر

ابھی نعت نبی ﷺ میں تشنگی محسوس ہوتی ہے
ابھی سوزِ جنوں میں کچھ کمی محسوس ہوتی ہے
محبت کی نمازِ آخری محسوس ہوتی ہے
مجھے دل کی جبیں جھکتی ہوئی محسوس ہوتی ہے
شعورِ مدحتِ سلطانِ بحر و بر ﷺ نہیں مجھ کو
ابھی ناپختہ اپنی شاعری محسوس ہوتی ہے
تری زلف معنبر کے حیات افروز سائے میں
جو مر جاتے ہیں، ان کو زندگی محسوس ہوتی ہے
مدینے کی تمنا ہے، مدینے جا نہیں سکتا
محبت میں یہ کیسی بے بسی محسوس ہوتی ہے
مجھے جب بھی خیال آتا ہے اس نورِ مجسم کا
نگاہ و دل میں ٹھنڈی روشنی محسوس ہوتی ہے
انیس اللہ کے محبوب ﷺ کا جب نام لیتا ہوں
مجھے ہر بار کیفیت نئی محسوس ہوتی ہے

انیس لکھنوی

جو گھونسلوں ہی پہ مطمئن تھے، انھیں مذاق فضا دیا ہے
کہ تو نے سہمے ہوئے پروں کو اڑان کا حوصلہ دیا ہے

اذان حق سے خرد کی خفتہ سماعتوں کا جگا دیا ہے
بیان حق سے دماغ میں جستجو کا پودا اگا دیا ہے

گرا کے جھوٹے خداؤں کے واسطوں کی دیوار بندگی کو
سلیقہ التماس بخشا، قرینہ التجا دیا ہے

اساس ایماں کی تو نے رکھی ہے آگہی کی صداقتوں پر
دلیل محکم سے جہل کے ہر دروغ کا سر جھکا دیا ہے

سمجھ میں آنے لگا ہے مقصود گردش روز و شب جہاں کو
کہ تو نے الجھے ہوئے دماغوں کو سوچ کا راستہ دیا ہے

شفق کے رنگوں تلک ہی محدود آدمی کی نظر نہ رکھی
افق کے اس پار کا بھی منظر بصارتوں کا دکھا دیا ہے

یہ ہے وہ فتح مبیں کہ جس کی نظیر ملتی نہیں کہ تو نے
محبتوں کی لطافتوں سے شقاوتوں کو ہرا دیا ہے

بشیر احمد بشر
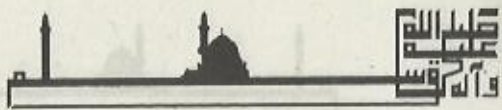
پنہاں ہے دل میں عشق حبیب الہ ﷺ کا
دینے لگا ہے کام یہ تصور نگاہ کا

کہتے ہوئے سنا نہیں کیا جبریلؑ کو
خادم ہوں بارگاہ رسالت پناہ ﷺ کا

غافل نہیں وہ امت عاصی کے حال سے
ہر وقت سامنا ہے کرم کی نگاہ کا

مختار کارخانہ قدرت ہیں مصطفیٰ ﷺ
ہے ان کو اختیار سپید و سیاہ کا

اٹھ جائے پردہ رخ اسرار معرفت
سرمہ ملے جو آنکھ کو اس گرد راہ کا

مجھ کو وہاں سے جلوہ دیدار کی تلاش
بے نور ہے چراغ جہاں مہر و ماہ کا

بے خود کی لاج شافع محشر ﷺ تجھی کو ہے
تیرے سوا نہیں کوئی اس ردسیاہ کا

بے خود دہلوی

جلال اتنا کہ حسن میں بھی ہو جس سے شانِ نیاز پیدا
جمال ایسا کہ جس کی تابش سے پتھروں میں گداز پیدا
ذہانت اتنی کہ عقل خود بیں کو جو اسیر نیاز رکھے
صداقت ایسی کہ شاعروں کو مبالغے سے بھی باز رکھے
سرشت اتنی لطیف، صدق و صفا کا گنجینہ جس کو کہیے
طبیعت ایسی شریف، مہر و وفا کا آئینہ جس کو کہیے
عطوفت اتنی کہ حاسدِ بے ادب کے جرم و گناہ بخشے
مروت ایسی کہ دشمنِ جاں طلب کو بھی جو پناہ بخشے
جو تیرے جلووں سے ہو منور اُس آئینے میں نہ بال آئے
مٹے خیال گناہ دل سے، جو دل میں تیرا خیال آئے
یہ دیکھتا ہوں کہ تیرے اقوال خود بخود منہ سے بولتے ہیں
یہ دیکھتا ہوں کہ تیرے احوال خود دلوں کو ٹٹولتے ہیں
خدا کو مانا ہے دیکھ کر تجھ کو اس کی شانِ جمیل تو ہے
خدا کی ہستی پہ میرے نزدیک سب سے روشن دلیل تو ہے

تاجور نجیب آبادی

عرش و کرسی جب عدم تھے، جلوہ گستر کون تھا
سامنے خالق کے جُز نورِ پیمبر ﷺ کون تھا
کیوں نہ کرتے اقتدا سب انبیاؑ معراج میں
لائق و فائق بھلا حضرت ﷺ سے بڑھ کر کون تھا
شانِ محبوبی جو دیکھی، بولے قدسی عرش پر
اس ادا سے جو گیا ہے پیشِ داور، کون تھا
تابشِ خورشیدِ محشر رہ گئی منہ دیکھ کر
نام لوں کیونکر ادب سے سایہ گستر کون تھا
صاف کہہ دوں گا کہ محبوبِ خداؐ کا ہوں غلام
قبر میں پوچھیں گے جب، تیرا پیمبر کون تھا
رحمتؐ للعالمیں کیوں کر نہ فرماتا خدا
حشر میں ہم عاصیوں کا یار و یاور کون تھا
جب صلہ میں نعت کے تسلیمؔ جنت کو گیا
اہلِ محشر بولے حضرت یہ سخنور کون تھا

تسلیم لکھنوی

جس نے اک قطرہ عطائے شہِ دیں ﷺ کا دیکھا
اس نے کونین کے انعام کا دریا دیکھا

حُسنِ سیمائے نبی ﷺ کا ہُوا جلوہ جس جا
مثلِ خورشید ہر اک ذرّہ چمکتا دیکھا

نظرِ مہر پھسل جاتی ہے اس چہرے پر
اس طرح کا نہ کوئی رُوئے مُصفّا دیکھا

عارضِ حورِ جناں دیکھ لیا دنیا میں
جس نے ان شاہ ﷺ کا وہ حسنِ کفِ پا دیکھا

دیکھا ان شاہؐ کو کرتے ہوئے باتیں جس نے
چشمہ عرفانِ الٰہی کا اُبلتا دیکھا

دیکھا جس شخص کو حضرت ﷺ نے، ہُوا وہ عالم
خلق میں دیکھنا ایسا کہو کس کا دیکھا

رہ کے معمورۂ دنیا میں تمنّاؔ تم نے
گر مدینہ ہی نہ دیکھا تو بھلا کیا دیکھا

تمنّاؔ مرادآبادی
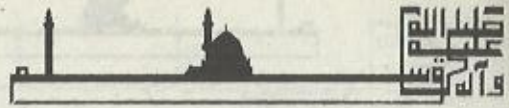
حصارِ ظلمتِ شب میں نہ ہوں گے ہم مستور
جنابِ احمدِ مرسل ﷺ کا ضوفگن ہے نور

یہ آج مکہ میں شاہِ عرب ﷺ کی آمد ہے
کہ گوش ہیں ہمہ تن چشم، چشم میں ہے سرور

بنا دیا ہمیں انسان اک اخوت سے
ہمارے دل سے کیا جب غبارِ بُغض کو دور

غلام و آقا کی تمیز مٹ گئی یکسر
سب ایک صف میں تھے، سرمایہ دار اور مزدور

لڑے تھے ان سے جو بدر و حُنین میں جا کر
معاف کر دیئے اک دم خوشی سے ان کے قصور

وہ بادشاہِ جہاں اور فقر پر ہو فخر
نہ ہم نے یہ کہیں دیکھا، نہ یہ کہیں مسطور

غرض کہ سیرتِ حضرت ﷺ یہ کیا لکھے تنہاؔ
یہ بحر وہ ہے کہ جس پر نہ پائے کوئی عبور

یحیٰی تنہاؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
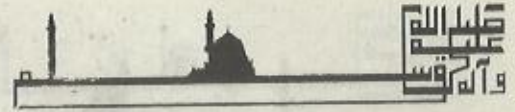
رحمت سے نوازا ہے زمانے کو نبی ﷺ نے
انساں کو سکھائے ہیں ہدایت کے قرینے
سرکار ﷺ کی سیرت سے چلا زیست نے پائی
سرکار ﷺ کی یادوں سے منور ہوئے سینے
فیض ان سے اُٹھائے گی بہر دور، خدائی
بخشے ہیں جو سرکارِ دو عالم ﷺ نے خزینے
اَخلاقِ پیمبر ﷺ نے یہ توفیق عطا کی
طے کرتے گئے لوگ مدارات کے زینے
ہم احمدِ مختار ﷺ کی اُمت میں ہیں شامل
طوفانوں سے محفوظ ہوئے جس کے سفینے
رہتے ہیں مرے ساتھ سحر تاب مناظر
مکے سے جو چلتا ہوں، پہنچتا ہوں مدینے
توفیق کی پلکوں پہ دیئے ہو گئے روشن
جب چھیڑ دیا ذکر مدینے کا کسی نے

توفیق بٹ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
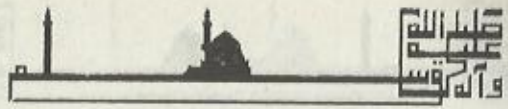
دمِ عیسیٰ نے ہر سُو دم بھرا ہے عشقِ احمد ﷺ کا
کلیمُ اللہؑ بھی پڑھتے رہے کلمہ محمد ﷺ کا
مدینے کی زمیں کو تجھ سے سرسبزی یہ حاصل ہے
غبار اٹھے تو قائم ہو فلک بن کر زبرجد کا
الٰہی ! حشر برپا کر، ترے محبوب ﷺ کو دیکھوں
اٹھا سکتی نہیں آنکھیں تقاضا شوقِ بے حد کا
تجلّی گاہِ اقدس سینۂ حور و ملائک ہے
مقام اے شاہِ خوبیؐ ! صدر میں ہے تیری مسند کا
گنہ ہٹ کر کھڑے ہوں گے گنہگاروں کے محشر میں
نشاں یہ ہے شفیعُ المذنبیں ﷺ کی آمد آمد کا
سراپا عالمِ امکاں ترا جلوہ دکھاتا ہے
ابد میں دال گیسو کی، ازل میں ہے اَلف قد کا
نہیں خورشیدِ عالم تاب یہ چرخِ چہارُم پر
کَلَس اُترا ہُوا ہے اک ترے روضے کے گنبد کا

جلال لکھنوی
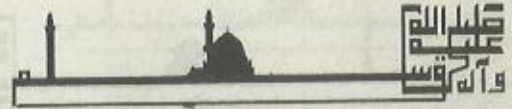
وہ دیکھو اٹھ رہے ہیں پردہ ہائے چرخِ زنگاری
وہ دیکھو مسکراتی ہے تجلّی چشمِ روزن سے
وہ دیکھو چاند نکلا وادیٔ تاریکِ بطحا سے
وہ دیکھو چاندنی چھٹکی فروغِ رُوئے روشن سے
ہوئے جاتے ہیں ظُلم و کفر کے آتش کدے ٹھنڈے
پئے تسلیم خم ہے سطوتِ کسریٰ مداین سے
اجالی پرتوِ رخسار سے مجلس تمدُّن کی
چراغاں جادۂ تہذیب نقشِ پائے روشن سے
وہ جلوہ جو سرورِ معرفت دیتا ہے آنکھوں کو
وہ آنکھیں جو خراجِ دوستی لیتی ہیں دشمن سے
وہ دل، وہ فکر پرور دل جو تھا سرچشمۂ عرفاں
ہوئی ہے مُنضبط رفتارِ ہستی جس کی دھڑکن سے
جواں ہو کر وہ بچّہ رحمتِ ہر دوسرا نکلا
امینِ قوم کہتی تھی جسے دنیا لڑکپن سے

جمیلؔ مظہری
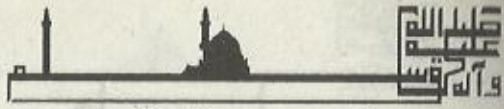
تو صنعتِ تخلیق کی تمثیلِ حسیں ہے
یہ صبحِ ازل ہے کہ تری لوحِ جبیں ہے
سینہ ہے ترا محورِ اَسرارِ الٰہی
دراصل تو ہی فطرتِ یزداں کا امیں ہے
قوسین سے آگے ہے ترے قرب کی منزل
اس سرِّ خفی سے کوئی آگاہ نہیں ہے
جو شخص بھی ہے تیری اطاعت سے گریزاں
اس کے لیے واللہ نہ دنیا ہے، نہ دیں ہے
کیا کم ہے یہ اعزاز کہ دروازے پہ تیرے
درباں جسے کہتے ہیں وہ جبریلِ امیں ہے
میں روضۂ اقدس سے بہت دور ہوں لیکن
اک پیکرِ محسوس مرے دل میں مکیں ہے
یہ سچ ہے کہ سجدہ تو خدا ہی کے لیے ہے
لیکن تیرے قدموں میں مرے دل کی جبیں ہے

جوہرؔ نظامی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
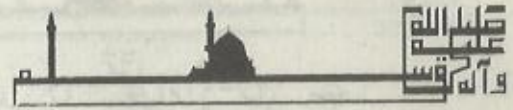
کبھی خیال میں کچھ اِس طرح سے ڈھلتا ہے
کہ چاند بن کے وہ ہر شام کو نکلتا ہے

ہر ایک صبح مجھے صبحِ نو کا مُژدہ ہے
کہ شب کو نام لوں تیرا تو دن نکلتا ہے

درود اس کے لیے ہے، سلام اس کے لیے ہے
کہ جس کے نور سے گھر گھر چراغ جلتا ہے

اداسیوں کا سمندر ہے اور تنہائی
میں تیرا نام نہ لوں یاں تو دم نکلتا ہے

ملی ہیں مجھ کو وہ کرنیں حضور ﷺ کے در سے
کہ جن کو دیکھ لے سورج تو رخ بدلتا ہے

میں پنجتن کی گلی کا فقیر ہوں رضوی
مِری صدا پہ زمانہ روش بدلتا ہے

حسنؔ رضوی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھ میں شکلِ نبیؐ، دل میں مکانِ مصطفیٰ ﷺ
اس میں شانِ مصطفیٰ ﷺ اس میں نشانِ مصطفیٰ ﷺ

خارج از فہمِ بشر ہے عز و شانِ مصطفیٰ ﷺ
جز خدا کوئی نہیں ہے رُتبہ دانِ مصطفیٰ ﷺ

سہل ہو جائے مِری شوریدہ بختی کا علاج
گر کرم فرمائے سنگِ آستانِ مصطفیٰ ﷺ

عشقِ محبوبِ خدا ﷺ کی رہنمائی دل نے کی
مل گیا اللہ کے گھر سے نشانِ مصطفیٰ ﷺ

اس قدر محوِ تصوّر ہوں کہ جب لیتا ہوں سانس
آتی ہے مجھ کو ہوائے بوستانِ مصطفیٰ ﷺ

رخ پہ خورشیدِ قیامت کے پسینہ آ گیا
داغِ دل دکھلائیں گے جب عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ

ہمصفیرِ بلبلِ سدرہ نہ کیوں حمزہؔ بنے
کر دیا ہے اس کو حق نے مدح خوانِ مصطفیٰ ﷺ

امیر حمزہؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
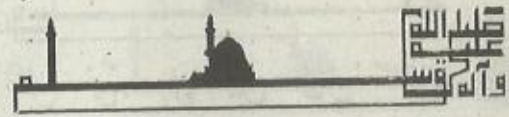
یہی ہے زیست کا حاصل، نظر میں رہ جاؤں
تمھارا در نہ ملے تو سفر میں رہ جاؤں

تمھارا دستِ کرم جس گھڑی نہ ہو مجھ پر
عجب نہیں صفِ نامعتبر میں رہ جاؤں

میں اُڑ رہا ہوں تو یہ بھی کرم تمھارا ہے
الجھ کے ورنہ غمِ بال و پر میں رہ جاؤں

طلب کے پھول جہاں سب رُتوں میں کھلتے ہیں
میں مثلِ خاک اسی رہ گزر میں رہ جاؤں

خوشا وہ اسمِ محمد ﷺ خوشا وہ بابِ یقیں
میں کیسے غفلتِ شام و سحر میں رہ جاؤں

اے کارِ عشقِ محمد ﷺ یہ کم نہیں ہے مجھے
تمام عمر میں تیرے اثر میں رہ جاؤں

خالد معین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ آرزو ہے، نعتِ شہِ دوسرا ﷺ لکھوں
شرحِ کتابِ خلوتِ غارِ حرا لکھوں
انسان کا عروج لکھوں، ارتقا لکھوں
انسانیت کی شان لکھوں، انتہا لکھوں

لفظوں سے مرحلہ یہ مگر سر ہو کس طرح
کوزہ میں یعنی بند سمندر ہو کس طرح

فخرِ امام، شاہِ امم، سید البشر ﷺ
حق بین و حق شناس و حق آرا و حق نگر
کیا کوئی حرف گیر ہو اس کے بیان پر
ہر نقطہ محترم ہے تو ہر لفظ معتبر

خواہش سے اپنی لب جو کبھی کھولتا نہیں
جب تک نزولِ وحی نہ ہو، بولتا نہیں

خاور رضوی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نکل آئے ایسی قرینے کی صورت
کہ میں دیکھ پاؤں مدینے کی صورت

مرا جذبۂ دل بسوئے مدینہ
چلا جا رہا ہے سفینے کی صورت

محمد ﷺ کے شیدائیوں کے دلوں میں
نہ شکلِ کدورت ، نہ کینے کی صورت

جسے بھی ہے نسبت حبیبِ خدا ﷺ سے
وہ انسان ہے اک نگینے کی صورت

دلوں میں شہِ دیں ﷺ کی چاہت بسا لو
یہی ہے پسِ مرگ جینے کی صورت

نبی ﷺ کی عنایت سے گلزار ہو گا
ابھی مثلِ صحرا ہے سینے کی صورت

خلشؔ میرے احساس کے لعل و گوہر
ہیں محفوظ دل میں دفینے کی صورت

خلشؔ ہاشمی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انوار کا مرکز تو مدینے کی زمیں ہے
اِس شان کی بستی نہ کہیں تھی، نہ کہیں ہے

ہر چند مسافت ہے بڑی یاں سے مدینہ
محسوس یہ کرتا ہوں، مرے دل کے قریں ہے

فرقت میں شہِ ارض و سما ﷺ کی، ہے یہ حالت
دل اور کہیں ہے تو نظر اور کہیں ہے

پھر مسجدِ نبوی میں مری مولا ﷺ طلب ہو
بے چین بہت سجدوں کو یہ میری جبیں ہے

دربارِ نبی ﷺ سے جو کبھی آئے بلاوا
میں سمجھوں گا خوش بخت کوئی مجھ سا نہیں ہے

ہو جاتی ہیں ہر روز جو دانستہ خطائیں
خورشیدؔ مجھے اُن ﷺ کی شفاعت پہ یقیں ہے

مکرم حسین خورشید

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے شہِ دنیا و دیں، اے سرورِ ارض و سما ﷺ
ہو سکوں مدحت سے تیری کس طرح عہدہ برآ

تو نے دکھلائی ہمیں آقا ﷺ صراطِ مستقیم
پاسکی کب نسلِ انساں تجھ سا کوئی دوسرا

قبلۂ اہلِ محبّت، کعبۂ اہلِ جنوں
مرجعِ حقّ و صداقت، منبعِ خیر و صفا

پیکرِ عزم و عمل تُو محورِ ایمان و دیں
مرکزِ شوق و یقیں تو ﷺ جوہرِ صبر و رضا

تیرا ثانی ہو کوئی دنیا میں، یہ ممکن نہیں
تو ہے مسجودِ ملائک، تو ہے ممدوحِ خدا

حلم و علم و جرأت و دانش میں تو بے مثل ہے
تو سخاوت کی رِدا ہے، تو ہے رحمت کی گھٹا

ہو خیالِ بے کس و عاصی پہ بھی نظرِ کرم
ساقئ کوثر ہے تو ﷺ اور شافعِ روزِ جزا

مستحسن خیالؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
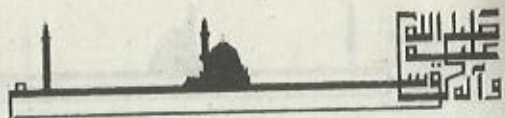
کیونکر نہ ہو مومن کو تمنائے مدینہ
ہیں مالکِ جنت چمن آرائے مدینہ

مداح رہا آپ ﷺ کا ہر کافر و مومن
مجموعۂ اخلاق تھے مولائے مدینہ ﷺ

روضے کی زیارت سے شرف پائیں گے زائر
کھینچے لئے جاتی ہے تمنائے مدینہ

سرچشمۂ توحید ہے یہ شہرِ مقدس
یکتا نظر آئی ہمیں دنیائے مدینہ

جتنا بھی بڑھوں، شوقِ لقا اور سوا ہو
ہے راحتِ دل جوشِ تمنائے مدینہ

ہو نوکِ قلم صفحۂ کاغذ پہ گُل افشاں
مقصود ہے مدحِ چمن آرائے مدینہ

پایا لقب اے دلؔ یہ فقط حبِّ نبی ﷺ میں
کہتے ہیں فرشتے مجھے شیدائے مدینہ

دلؔ شاہجہان پوری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زکیؔ آئینۂ توحید رُوئے مصطفیٰ ﷺ دیکھا
اس آئینہ میں رنگِ جلوۂ نورِ خدا دیکھا

خرامِ با سعادت کو کمالِ رہبری پایا
چراغِ نقشِ پا کو گُمرہوں کا رہنما دیکھا

نبی ﷺ کے نور سے ادراک و علم و حس نہیں خالی
یہ جلوہ سینہ و دل سے نظر تک جا بجا دیکھا

صفاتِ عالیہ افزوں ہیں حد سے، مختصر یہ ہے
سراپائے شرف شمسُ الضُّحیٰ بدرُ العُلیٰ دیکھا

جو اس سایہ میں آیا، نارِ دوزخ ہے حرام اس پر
سحابِ لطفِ یزداں ظلِّ دامانِ قبا دیکھا

رہِ رُشد و ہُدیٰ شہرِ رسولُ اللہ ﷺ کو پایا
نبی ﷺ کے آستاں کو مطلعِ نور و ضیا دیکھا

وہ اعلیٰ مقصد و مفہومِ کُنْ یہ ذاتِ اقدس تھی
کہ جس کے واسطے چشمِ جہاں نے ماسوا دیکھا

زکیؔ دہلوی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک بے زباں گواہِ یقیں چھوڑ آئے ہیں
کعبے میں اپنا نقشِ جبیں چھوڑ آئے ہیں

روضہ بھی جس زمیں پہ ہے، منبر بھی، گھر بھی ہے
وہ آسماں صفات زمیں چھوڑ آئے ہیں

حاضر ہوئے تھے زیست کی محرومیوں کے ساتھ
لوٹے تو یہ عذاب وہیں چھوڑ آئے ہیں

جس سرزمیں پہ آج بھی ہے بابِ جبرئیلؑ
اس سرزمیں پہ عرشِ بریں چھوڑ آئے ہیں

وہ روضۂ رسول ﷺ وہ صدّیقؓ کا مزار
اک شہرِ علم و شہرِ یقیں چھوڑ آئے ہیں

آرام گاہِ حضرتِ فاروقؓ کی قسم
ہم اعتبارِ فتحِ مُبیں چھوڑ آئے ہیں

سرشارؔ واپسی پہ یہ عالم ہے جس طرح
ہم ساری کائنات کہیں چھوڑ آئے ہیں

سرشارؔ صدیقی

مرا دل ہے اور آرزوئے مدینہ
مرے لب ہیں اور گفتگوئے مدینہ
مرا نازِ ہستی ہے عشقِ پیمبر ﷺ
مرے دل میں بستی ہے بوئے مدینہ

مقامِ محبت پہ پہنچا گئی ہے
تلاشِ حرم، جستجوئے مدینہ

جسے لوگ کہتے ہیں گلزارِ جنت
وہ ہے اک خیابانِ کوئے مدینہ

خدارا مجھے بار اک بار مل جائے
سرِ محفلِ ماہ روئے مدینہ

جو قسمت سے پہنچوں تو پلکوں سے چوموں
وہ تربت جو ہے آبروئے مدینہ

مقدر برا ہے، رہا جا رہا ہوں
یہ موسم تھا جانے کا سوئے مدینہ

سید محمد نقوی
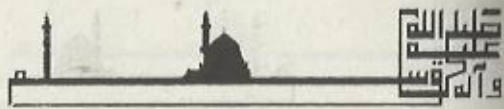
نبی ﷺ کے کیا ہیں اوصافِ حمیدہ
حضوری میں ہے عالم سرخمیدہ

خدا نے فرش کو کیا اوج بخشا
زمیں پر آ گیا عرش آفریدہ

غلامی میں فرشتوں کی قطاریں
حضوری میں پیمبرؐ چیدہ چیدہ

خدا کی ایک دلآویز مخلوق
خدا کے بعد سب سے برگزیدہ

دلِ یزداں میں اک تنہا مسرت
دلِ ابلیس افسردہ کبیدہ

بہارِ دینِ فطرت کی فضا میں
شمیمِ مشک و عنبر آرمیدہ

بساطِ کفر کی شاموں پہ وحشت
یہودیت کی صبحیں آبدیدہ

شاد گیلانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
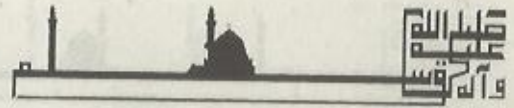
جلوۂ نورِ محمد ﷺ سے ہُوا دل روشن
شمس سے جیسے ہوا ہے مہِ کامل روشن

شمع جلتی ہے تو ہر چیز نظر آتی ہے
آپ آئے تو ہوئے ہیں حق و باطل روشن

آپ کے نام سے آ جاتی ہے آنکھوں میں چمک
آپ کے ذکر سے ہوتا ہے مرا دل روشن

اللہ اللہ ضیا باریٔ نغماتِ درود
ہو گئی آپ کے میلاد کی محفل روشن

مجھ کو پہنچایا ہے در پر ترے افتاں خیزاں
عقلِ حیراں پہ جنوں کے ہیں فضائل روشن

کہکشان و مہ و انجم ہی نہ تھے ضو افشاں
ان کے قدموں سے ہوئی عرش کی محفل روشن

اب یہ سر جھک نہ سکے گا کسی در پر بھی شفیقؔ
سجدۂ حق سے ہے پیشانیٔ سائل روشن

شفیق کوٹی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھے میری سوچوں کے پھول اور صبح و شام خوشبو
جو اُن کی باتیں کہیں تو سارا کلام خوشبو

جہاں کی تاریک اور مکدّر فضائیں مہکیں
کرن کرن ان کا ہر قدم تھا نظام خوشبو

انھی کے چہرے سے حسن قائم ہوا گلوں کا
انھی کی سانسوں سے پا گئی ہے دوام خوشبو

کبھی تخیُّل میں جب بھی آیا ہے نام ان کا
لکھی گئی ہے اُسی گھڑی میرے نام خوشبو

کبھی جو اُن پر عقیدتوں سے درود بھیجو
کرے گی تم کو وہیں پہ آ کے سلام خوشبو

تمھارے قدموں کی خاک سے پھول کھل رہے ہیں
تمھارے در کی سدا رہی ہے غلام خوشبو

تیری عقیدت تری محبت کے پھول شوکتؔ
یہ لے کے جائے گی سُوئے طیبہ پیام خوشبو

شوکت رار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
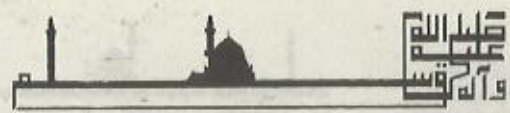
وقتِ امداد اب اے ختمِ رُسل ﷺ آ پہنچا
غرق ہونے کے قریب اپنا سفینہ پہنچا

نہ ملا ہے نہ ملے گا یہ کسی کو رتبہ
نہ گیا اور نہ کوئی جائے، وہ جس جا پہنچا

ہیں گنہ گار یہ مچلے ہوئے یا رب کس کے
ہے شفاعت کا انھیں کس کے سہارا پہنچا

شب معراج زہے شان کہ بالا بالا
عرشِ اعظم سے بھی بالا شہِ والا ﷺ پہنچا

خوف جاتا ہی رہا، مٹ ہی گئی وحشتِ دل
حشر میں جب مرا مالک، مرا مولا پہنچا

وہ اٹھی گرد، وہ آئی ہے سواری دیکھو
شافعِ روزِ جزا ﷺ عاصیو! لو آ پہنچا

نہ پھرا اور نہ محروم پھرے گا کوئی
تیرے در پر جو شہا ﷺ لے کے تمنا پہنچا

شوکت مرادآبادی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرے لب پر رہے ہر دم ثنائے خواجۂ طیبہ ﷺ
مجھے حاصل رہے مولا رِضائے خواجۂ طیبہ ﷺ

اسے توحیدِ حق کی روح سے ناآشنا جانو
نہیں رکھتا ہے جو دل میں وِلائے خواجۂ طیبہ ﷺ

مجھے منصب عطا ہونے لگا ہے نعت خوانی کا
ذرا دیکھو جہاں والو عطائے خواجۂ طیبہ ﷺ

کٹے گی خوب محشر میں، سرِ محشر جو دیکھیں گے
کروڑوں تھام کر دل کو ادائے خواجۂ طیبہ ﷺ

تجھے قدرت ہے اس پر، تو جو چاہے خالقِ اکبر
مری قسمت میں ہو جائے لقائے خواجۂ طیبہ ﷺ

تصوّر میں رہیں میرے شہِ ہر دوسرا ﷺ ہر دم
مری ہر آن ہو جائے برائے خواجۂ طیبہ ﷺ

مجھے دیکھا تو یہ کہنے لگے جتنے ثنا گر تھے
ہے آغا بلبلِ شیریں نوائے خواجۂ طیبہ ﷺ

آغا شہباز علی خاں

کتابُ اللہ کا حسنِ معانی
محمد مصطفیٰ ﷺ کی زندگانی
فرازِ مصطفیٰ ﷺ ہے اُدْنُ مِنّیْ
صدائے طور کیا ہے؟ لَنْ تَرانِیْ
رہے گا جاری و ساری ابد تک
زمیں پر حکم ان کا آسمانی
جدھر جائیں، مہک اٹھیں فضائیں
ہے یہ بھی ان کی آمد کی نشانی
زبور، انجیل کیا، قرآن کیا ہے
انھی کا تذکرہ، ان کی کہانی
نبی ﷺ کی نعت میں ہے عجز بہتر
کہاں کی دوستو، جادو بیانی
زباں پر نام تو ان کا رواں ہے
نہیں شعروں میں صائمؔ گر روانی

صائمؔ چشتی

اعجاز ہی اعجاز تھے اطوارِ محمد ﷺ
رفتارِ محمد ﷺ ہو کہ گفتارِ محمد ﷺ
وہ سادگیٔ وضع، وہ اندازِ مساوات
سرمایۂ آرائشِ دربارِ محمد ﷺ
سلمان و سلیماں میں نہ تھا فرق وہاں کچھ
تھا ظلِ ہُما سایۂ دیوارِ محمد ﷺ
اقوام کو کس قعرِ مذلّت سے نکالا
دنیا پہ ہے احسانِ گرانبارِ محمد ﷺ
اسلام جو ہے آشتی و امن کا پیغام
سمجھو تو اسے مسلکِ ہموارِ محمد ﷺ
فطرت کے قوانین کا مجموعہ ہے اسلام
ہر قلبِ حق آگاہ طرفدارِ محمد ﷺ
آقائے دو عالم ﷺ کے غلاموں سے تو پوچھو
آزادوں سے بہتر تھے گرفتارِ محمد ﷺ

صفی لکھنوی
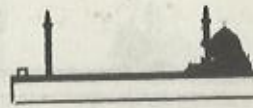
محتاج نہیں رکھا محمد ﷺ کی عطا نے
دریائے کرم بخشا درِ جُود و سخا نے

تاباں ہیں مہ و انجم و خورشید جو اب تک
اک روشنی دی ہے انھیں نقشِ کفِ پا نے

اللہ رے کس درجہ ہے تاثیر کرم کی
منہ پھیر دیا غم کا مدینے کی ہوا نے

سنتے ہیں کہ بخشش کی سَند در سے ملے گی
ہم آئے ہیں سرکار میں نام اپنا لکھانے

اللہ کی رحمت ہوئی سرکار ﷺ کی صورت
در کھول دیئے ہم پہ عنایاتِ خدا نے

اک سلسلۂ جُود و سخا سے ہے تعلّق
پابندِ کرم کر دیا رحمت کو خطا نے

دھڑکن ہی کہیں دل کی نہ رُک جائے خوشی میں
آئی ہے مدینے سے صبا آج بلانے

ضیاء الحق قاسمی
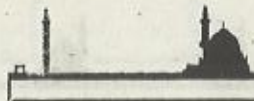
کرتا ہے کوئی آپ ﷺ سے فریاد نبی جی ﷺ
ہوتا نہیں دل رنج سے آزاد نبی جی ﷺ

جو دیکھنا چاہوں، وہ دکھائی نہیں دیتا
دنیا ہے مری آنکھ کی برباد نبی جی ﷺ

اک خوف ہے جو جاں کو رِہائی نہیں دیتا
اب ختم ہو اس قید کی میعاد نبی جی ﷺ

میں اور مرے ماں باپ مٹیں آپ ﷺ کی خاطر
ہو آپ ﷺ کی پیرو، مری اولاد نبی جی ﷺ

میں اپنے ہی پیروں پہ کھڑا ہو نہیں سکتا
امداد ہو، امداد ہو، امداد نبی جی ﷺ

وہ پہلی نظر آپ ﷺ کے در پر جو پڑی تھی
یہ دل کا نگر اس سے ہے آباد نبی جی ﷺ

اعزاز مرا ہے تو فقط آپ ﷺ سے نسبت
بیکار ہیں باقی سبھی اسناد نبی جی ﷺ

محمد سلیم طاہر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
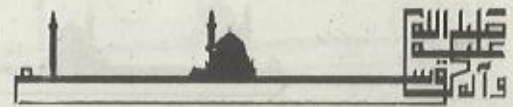
زمیں پر کس طرح سایہ نظر آتا پیمبر ﷺ کا
وہ جب دنیا میں آئے ظلِ ذاتِ کبریا بن کر
رسولِ پاک ﷺ ہیں مظہر خداوندِ تعالیٰ کے
ہوئی ظاہر رضائے حق وجودِ مصطفیٰ ﷺ بن کر
جو تھے گم گشتگانِ راہ، اب منزل شناسا ہیں
محمد مصطفیٰ ﷺ اس طرح آئے رہنما بن کر
بشر سے کس طرح مدحِ رسول پاک ﷺ ممکن ہے
خدا قرآن میں گویا ہے خود مدحت سرا بن کر
حقیقی روشنی چشمِ بشر کو ہو گئی حاصل
ہوئے تشریف فرما جب نبی ﷺ بدرُ الدُّجیٰ بن کر
بڑا سب سے کرشمہ ہے یہی خُلقِ محمد ﷺ کا
جھکا ہر دشمنِ جاں ان کے آگے باوفا بن کر
سوالی بھر کے لے جاتے ہیں دامانِ طلب اپنا
ظفرؔ پر بھی عنایت ہو کہ آیا ہے گدا بن کر

قریشی شریف ظفرؔ پسروری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آج ہے یومِ نزولِ رحمتِ پروردگار
حسنِ فردوسِ بریں رنگِ چمن سے آشکار
نغمۂ بلبل چمن میں گلستاں در گلستاں
رقصِ قمری سروِ گلشن پر بہار اندر بہار
کس کی آمد سے جہانِ رنگ و بو میں بن گیا
ہر چمن فردوس وش، جنت نظر، مینو بہار
وہ گل و گلزارِ وحدت ہیں محمد مصطفیٰ ﷺ
ان پہ قرباں ہر چمن، ہر پھول ہر گلشن نثار
نقشِ اول صاحبِ لولاک، شانِ اِنَّمَا
لفظِ کُنْ سے عالمِ امرِ خدا کا شاہ کار
وجہِ ایجادِ دو عالم، باعثِ تخلیقِ خلق
فَقْرُ فَخْرِیْ شان جس کی ورثۂ گردوں مدار
حسنِ جاں افروز پر غش آفتاب و ماہتاب
تابشِ رخ پر فدا شام و سحر، لیل و نہار

ظفرؔ ترمذی

مطلع ہے جس کا نوری، وہ دیوان آپ ﷺ ہیں
تخلیق کی کتاب کا عنوان آپ ہیں
پوچھیں گے مجھ سے قبر میں جب منکر و نکیر
کہ دوں گا مختصر، مرا ایمان آپ ﷺ ہیں
سمجھا ہوں میں تو معنیٔ لولاک اس قدر
کونین ایک جسم ہے اور جان آپ ہیں
خالق ہے بے مثال مگر اس کی خلق میں
جس کی نہیں مثال، وہ انسان آپ ہیں
ہے ناز ہر مَلَک کا اسی در کی چاکری
جبریلؑ جس کے در کا ہے دربان، آپ ہیں
ہمسر ہو آپ کا، یہ بشر کی نہیں مجال
اقلیمِ مرسلینؑ کے سلطان آپ ہیں
عاصیؔ پہ اک کرم کی نظر بہرِ ایلیا
اس کے ہر ایک درد کا درمان آپ ﷺ ہیں

ذوالفقار حسین عاصیؔ

پیمبروںؑ میں بھی مولا کا انتخاب ہیں وہ
اسی لیے تو دو عالم کے ماہتاب ہیں وہ
انھی کے دم سے چمن میں ہیں رونقیں کیا کیا
چمن میں مہکے ہوئے دوستو گلاب ہیں وہ
انھی کے دم سے ہے اسلام زندہ پائندہ
ہر ایک سینۂ روشن کا انتخاب ہیں وہ
انھی کے فیض سے روشن ہے آج بھی دنیا
کہ علم و فضل کی اک بہتریں کتاب ہیں وہ
وہ دشمنوں سے بھی ملتے ہیں دوستوں کی طرح
ہر ایک شخص کی نظروں کا انتخاب ہیں وہ
وہ جن کے نام سے روشن ہے یہ جہاں عاطفؔ
رسولِ پاک ﷺ ہیں، عالم کے آفتاب ہیں وہ

محمد جان عاطفؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
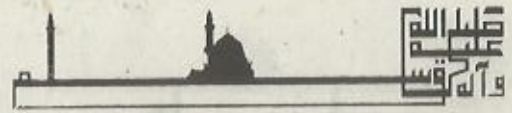
جس راہ سے گزر کے وہ نورُ الہدیٰ ﷺ گئے
ذرّے طلوعِ مہر کے انداز پا گئے

مہمانِ عرش کیا ہوئے، چشمِ شعور کو
تسخیرِ کائنات کے منظر دکھا گئے

تا حشر فکر و آگہی لعل و گہر چُنیں
سرکار ﷺ حکمتوں کے خزانے لٹا گئے

صحرا سے تھی غرض نہ کسی شہر کی ہوس
لے کر گئی جدھر کو بھی ان کی ہَوا' گئے

آئی ہے پیشوائی کو خود منزلِ مراد
پلکوں سے چومتے جو ترے نقشِ پا گئے

شانِ عطا پہ ان کی دو عالم نثار ہوں
مانگا کسی نے گھونٹ تو دریا بہا گئے

ان کے کمالِ عفو کی عامرؔ کہاں مثال
آئے جو بہرِ قتل بھی، لے کر دُعا گئے

سرفراز عامرؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
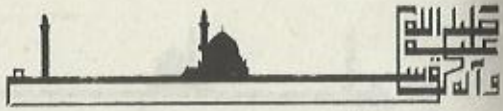
جو ذکرِ پاک ﷺ سے نکلے وہ بات روشن ہے
اس ایک نکتۂ حق میں نجات روشن ہے

انہی کا نور تھا اُس وقت، جب جہان نہ تھا
اس ایک نور سے اب کائنات روشن ہے

ہے اس کی لو میں منور ضیا مدینے کی
یہ اک دیا جو مرے دل کے ساتھ روشن ہے

اندھیرے چاٹ چکے ہیں بہت سے نام مگر
مرے حضور ﷺ کی لوحِ صفات روشن ہے

وہ جس وجود کا سایہ نہیں تھا ظاہر میں
اسی کے دم سے رُخِ شش جہات روشن ہے

درودِ پاک کی بے اَنت ضوفشانی سے
بھری ہے دن میں چمک اور رات روشن ہے

عمل میں جس نے کیا راہبر محمد ﷺ کو
اسی کے نام کے آگے ثبات روشن ہے

نورین طلعت عروبہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدّاح ہوں میں بھی اُسی ممدوحِ خدا ﷺ کا
صدقے میں کھنچا جس کے یہ کونین کا خاکہ

اشعار پڑھے نعت کے میں نے جو چمن میں
غنچوں میں ہوا شور بپا صَلِّ عَلٰی کا

مل جائے کہیں خارِ بیابانِ مدینہ
مشتاق ہے ہر آبلہ میرے کفِ پا کا

کافور ہوئی گرمیٔ خورشیدِ قیامت
رُخ دیکھتے ہی آپ کے مشتاقِ بقا کا

ہے ذاتِ نبی ﷺ باعثِ تخلیقِ دو عالم
مضموں یہ کہے دیتا ہے لَوْلَاکَ لَمَا کا

مشہور ہوئے جس سے زمانہ میں مسیحا
تھا ایک کرشمہ لبِ اعجاز نما کا

سر پر ہو مرے گردِ رہِ وادیٔ طیبہ
سمجھوں گا میں سایہ اسے کعبے کی ادا کا

عزیز یار جنگ عزیزؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوشبو رچی ہوئی ہے فضا میں گلاب کی
میں نعت کہہ رہا ہوں رسالتمآب ﷺ کی

پڑھتا ہوں روز نعت رسالتمآب ﷺ کی
فرصت کہاں لحد میں سوال و جواب کی

اُترا تھا عرش سے جو عرب کی زمیں پر
ہر آنکھ منتظر ہے اُسی انقلاب کی

نیندیں چُرا گیا ہے یہی شوقِ جلوہ جو
چاہا تھا خواب میں ہو، زیارت جناب ﷺ کی

آقائے دو جہاں ﷺ کا سفر کام کر گیا
تھی آب و تاب کب یہ مہ و آفتاب کی

فاروقؔ دل سے وِرد کرو تم درود کا
ٹل جائیں گی تمام یہ گھڑیاں عذاب کی

فاروقؔ روکھڑی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرے رسول ﷺ کہ نسبت تجھے اُجالوں سے
میں تیرا ذکر کروں صبح کے حوالوں سے

نہ میری نعت کی محتاج ذات ہے تیری
نہ تیری مدح ہے ممکن مرے خیالوں سے

تو روشنی کا پیمبر تھا اور مری تاریخ
بھری پڑی ہے شبِ ظلم کی مثالوں سے

ترا پیام محبت تھا اور میرے یہاں
دل و دماغ ہیں پُر نفرتوں کے جالوں سے

یہ افتخار ہے تیرا کہ میرے عرش مقام
تو ہم کلام رہا ہے زمین والوں سے

نہ میری آنکھ میں کاجل، نہ مشکبو ہے لباس
کہ میرے دل کا ہے رشتہ خراب حالوں سے

میں بے بساط سا شاعر ہوں، پر کرم تیرا
کہ با شرف ہوں قبا و کلاہ والوں سے

احمد فراز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی روشنی میں حق کا جلوہ دیکھ لیتے ہیں
حقیقت میں حقیقت کا تماشا دیکھ لیتے ہیں

جو دل رکھتے ہیں پہلو میں، نظر رکھتے ہیں آنکھوں میں
وہ سو پردوں میں ہو تو رُوئے زیبا دیکھ لیتے ہیں

بھلا کیا ذکر ہے آنکھوں کا، ہُوا جاتا ہے دل روشن
محمد مصطفیٰ ﷺ کا جب بھی جلوہ دیکھ لیتے ہیں

دکھا دیتے ہیں اپنا جلوۂ مخصوص طالب کو
مگر وہ حوصلہ پہلے نظر کا دیکھ لیتے ہیں

نگاہوں کی لطافت جن کی ہوتی ہے تصوّر میں
شہنشاہِ دو عالم ﷺ کا سراپا دیکھ لیتے ہیں

جھجکتے ہیں بہت کم آپ کے جلووں کے شیدائی
اُٹھا کے میم کا پردہ، نظارہ دیکھ لیتے ہیں

حضوری میں حضورِ پاک ﷺ مجھ کو بھی بلائیں گے
کہ وہ حسرت بھرے دل کی تمنا دیکھ لیتے ہیں

فضا کوثری
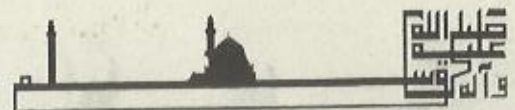
تابشِ عشقِ محمد ﷺ ملی جب سے مجھ کو
خوف آتا نہیں تاریکیٔ شب سے مجھ کو

کوئی مہتاب و کواکب سے کرے کسبِ ضیا
روشنی کی ہے طلب مہرِ عرب ﷺ سے مجھ کو

میں خطا کار سہی، پر ہوں ثنا خوانِ رسول ﷺ
لوگ کیوں دیکھتے ہیں چشمِ غضب سے مجھ کو

صبحِ دیدار کی مل جائے ضیا بار کرن
ظلمتِ شب نے ہے گھیرا ہُوا کب سے مجھ کو

حشر میں آپ کا ہی دستِ شفاعت مانگوں
خَلق پہچان تو لے حسنِ طلب سے مجھ کو

آپ ﷺ کے در سے کہیں لوٹ نہ جاؤں خالی
بھیک بھی مانگنا آتی نہیں ڈھب سے مجھ کو

گر ملے مدحتِ حسّانؓ کا پرتو قدسیؔ
کوئی شکوہ نہ رہے دستِ طلب سے مجھ کو

عبدالکریم قدسی

بہارِ مصطفیٰ ﷺ سے باغِ دل مہکا لیا ہم نے
قسم اللہ کی جنت کو یوں اپنا لیا ہم نے

شگوفے کِھل اٹھے ہیں سربسر حق کے تن و جاں میں
گھٹا طیبہ کی موتی بھر گئی بخشش کے داماں میں

کٹھن کیا کیا مقام آئے تھے اُس رہبر کی راہوں میں
نمایاں منزلِ حق پھر بھی فرمائی نگاہوں میں

وہی ذاتِ مقدس قبلۂ حاجاتِ انسانی
اُسی شمعِ ہدایت سے ہے جان و دل کی تابانی

اُسی کی ذات سے وابستگی میں ہے نجات اپنی
اُسی قندیل کی ضو سے درخشندہ حیات اپنی

اُسی چوکھٹ پہ قدسیؔ یہ تمنا ہے کہ جاں دے دوں
اَبد کی زندگی لے لوں، ہر اِمکانِ زیاں دے دوں

قدسیہ قدسی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
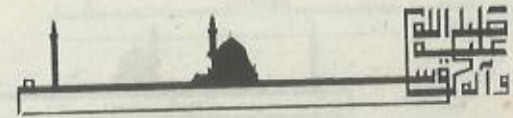
بہ احترام جھکائے جو سر کماں کی طرح
وہ چومتا رہے ترا در آسماں کی طرح

ترے کرم کے سہارے میں جی رہا ہوں یہاں
ترا کرم ہے مرے سر پہ سائباں کی طرح

غمِ فراق کے آنسو سوئے مدینہ چلے
میں دیکھتا ہی رہا دردِ قلب و جاں کی طرح

ترے ہی ذکر سے قلب و جگر میں ٹھنڈک ہے
عزیز تیرا ہی ہے ذکر دل کو جاں کی طرح

میں تیرے پیار میں کر دوں یہ دل نثار اپنا
ہے زخم زخم مگر کب سے گلستاں کی طرح

غمِ حیات کے پہلو میں چشمِ تر کے چراغ
ترے فراق میں روشن ہیں کہکشاں کی طرح

قمر چنیوٹی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترے کرم سے ہمیں زندگی کا نور ملا
محبتوں کا سلیقہ، ہنر، شعور ملا

ہمارے جسموں پہ رحمت قبائیں تیری ہیں
تری اماں میں ہمیں کس قدر سرور ملا

سروں پہ اپنے ترا سائبانِ رحمت ہے
دُکھوں کا عکس یہاں ہر گلی سے دور ملا

رہِ حیات میں جب تھک کے بیٹھنا چاہا
لیا جو نام ترا، حوصلہ ضرور ملا

ترے خیال کی وادی میں جو بھی رہتے ہیں
انھیں خدا کی قسم، رفعتوں کا طور ملا

وہ شہر کتنا مقدس، وہ شہر کتنا عظیم
کہ جس کو پہلے پہل سایۂ حضور ﷺ ملا

تو ہر غریب کی حاجت روائی کرتا ہے
مجھے بھی تیری عنایت سے فن کا نور ملا

کاوش بٹ
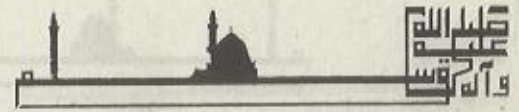
ہر سمت ہے ظلمت مرے سرکار ﷺ کرم ہو
مشکل میں ہے اُمت مرے سرکار ﷺ کرم ہو

کب تک بھلا سہتے رہیں باطل کے مظالم
باقی نہیں ہمت مرے سرکار ﷺ کرم ہو

اس درجہ نہ دیکھی تھی کبھی اے مرے آقا ﷺ
آلام کی شدت، مرے سرکار ﷺ کرم ہو

سرکار ﷺ! غلاموں کو تو جینے نہیں دیتا
احساسِ ندامت، مرے سرکار ﷺ کرم ہو

اب تو کسی صورت بھی یہ دیکھی نہیں جاتی
حالات کی صورت مرے سرکار ﷺ کرم ہو

کیوں میری نواؤں سے اثر ہو گیا زائل
ہو پیکرِ رحمت مرے سرکار ﷺ کرم ہو

سرور مجازؔ

تھی یوں تو قبل خلقتِ آدمؑ تری نمود
لیکن جہاں میں آج ہوا تھا ترا ورود

تیرا ورود خلق کی قسمت بدل گیا
انعامِ ذوالجلال تھا گویا تیرا وجود

تیرا وجود رحمتِ حق تھا، اسی سبب
واقف ہوا بہار سے گلزارِ ہست و بود

گلزارِ ہست و بود کی تزئین کے لیے
پڑھتے ہیں جنّ و انس و ملک آپ پر درود

ہیں ماورائے عرش ترے پاؤں کے نشاں
اللہ ہی جانتا ہے تری شان کی حدود

طوفانِ ظلم و جور میں، ظلماتِ یاس میں
محمودؔ تیری ذات پہ پڑھتا رہا درود

نواز محمود

کہاں تک ہجر کے صدمے سہیں یا رحمتِ عالم ﷺ
بلا بھی لیجئے در پر ہمیں یا رحمتِ عالم ﷺ

ہے خواہش، تا ابد زندہ رہیں یا رحمتِ عالم ﷺ
ترے در پر مریں، مر کر جئیں یا رحمتِ عالم ﷺ

مجھے اُس مرکزِ لَاتَقْنَطُوْا کی یاد آتی ہے
جہاں ہیں رحمتیں ہی رحمتیں یا رحمتِ عالم ﷺ

ہماری کم نگاہی کا مداوا عین ممکن ہے
اگر حسنِ مدینہ دیکھ لیں یا رحمتِ عالم ﷺ

کہیں پیوندِ خاکِ سندھ ہم ہو کر نہ رہ جائیں
ستاتے ہیں یہی خدشے ہمیں یا رحمتِ عالم ﷺ

سلیقہ مانگنے کا آج تک ہم کو نہیں آیا
کہاں تک ہم تہی دامن بھریں یا رحمتِ عالم ﷺ

درودیں آپ پر! مقبولؔ کو دی ہجر کی نعمت
بتاؤں کیا میں اس کی لذّتیں یا رحمتِ عالم ﷺ

مقبول اَلوری

یہ کم ہے شاہِ دیں ﷺ شہِ دنیا کہوں تجھے
ذاتِ اَحَد کا مظہرِ یکتا کہوں تجھے

ظلمت گہِ حیات میں تو نورِ اوّلیں
ہر دور، ہر زماں کا اجالا کہوں تجھے

مجبور کر رہا ہے تصوّر جمال کا
صبحِ ازل سے قبل کا تارا کہوں تجھے

ادراک کی حدوں سے پرے ابتدا تری
محدود ذہن سے میں بھلا کیا کہوں تجھے

مل جاتا ہے مقامِ جلی حرف و صورت کو
جو کچھ زبان و نطق سے آقا ﷺ کہوں تجھے

ممتازؔ ورنہ حرف و معانی کہاں نصیب
اے شعرِ نعت، فیضِ رضاؔ کا کہوں تجھے

ممتاز العیشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
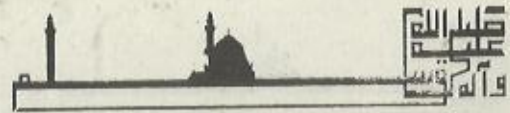
انسان کے خاکی پیکر میں اب شافعِ محشر ﷺ آتے ہیں
جو دونوں جہاں کے مالک ہیں، وہ بھیس بدل کر آتے ہیں

آمد ہے اب ان کی عالم میں جن سے ہے وجودِ ارض و سما
اب ختم ہے سب کی راہبری، کونین کے رہبر آتے ہیں

آنکھیں تو بچھا ہی رکھی ہیں ، خاکسترِ دل کا فرش کرو
ہے عرش بھی جن کے زیرِ قدم، وہ فرشِ زمیں پر آتے ہیں

اصنام کے بندے کیا جانیں، دراصل خدائی ان کی ہے
جو غارِ حرا سے گھر کی طرف اوڑھے ہوئے چادر آتے ہیں

دیدارِ نبی ﷺ ہو جائے تو پھر، بوذرؓ سے کہیں سلماںؓ سے کہیں
ہم نے بھی وہ آنکھیں دیکھی ہیں، ہم کو بھی وہ تیور آتے ہیں

کیا کوئی پیئے گا میری طرح، میکش ہوں وہ ایسا محفل کا
جب سے مجھے پیتا دیکھا ہے، کوثر کو بھی چکر آتے ہیں

جب مدحِ پیمبر ﷺ کرتا ہوں، وہ زورِ سخن بڑھ جاتا ہے
اے نجمؔ سلامی دینے کو الفاظ کے لشکر آتے ہیں

نجمؔ آفندی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
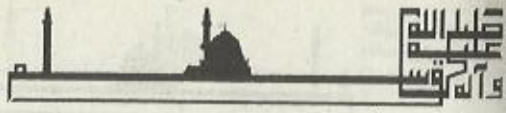
میرے لب پر ہے ثنا کونین کے سلطان ﷺ کی
یا تلاوت کر رہا ہوں آیتیں قرآن کی

رنگ ایسے پیکرِ ختمِ رسالت میں بھرے
حد ہی کر دی حق نے خود تخلیق کے امکان کی

احسنِ تقویم اُسے اللہ نے فرما دیا
آبرو اُس نے بڑھا دی کس قدر انسان کی

فیض جس سے پائے گا سارا زمانہ حشر تک
طرح ایسی ڈال دی انصاف اور احسان کی

غار کی تنہائی میں جس نے پڑھا پہلا سبق
اُس نے بنیادیں ہلا دیں کفر کے ایوان کی

ایک اُسوہ اس کا مجھ کو ڈولنے دیتا نہیں
اک محبت اس کی ضامن ہے مرے ایمان کی

جب سفر میں ساتھ ہے ذکرِ خدا یادِ نبی ﷺ
کیا ضرورت پھر مجھے نجمیؔ سروسامان کی

معین نجمیؔ

جدھر دیکھا، اُدھر پایا نشاں تیری جلالت کا
ہر اک شے میں نظر آیا ہے جلوہ تیری قدرت کا

بھروسا ایک مجھ کو ہی نہیں تیری شفاعت کا
بڑا تکیہ ہے تجھ پر سب گنہگارانِ امت کا

نہیں کچھ خوف مجھ کو جدّتِ روزِ قیامت کا
بنے گا سایۂ طُوبیٰ تصوُّر تیری قامت کا

تنِ اطہر ترا ہے وحدتِ اللہ کا شاہد
یہی تو وجہ ہے، سایہ نہ تھا جو تیری قامت کا

نہ پایا بہرِ تضمیں سایۂ قامت تو ہم سمجھے
ہے دیوانِ ازل میں فرد مصرع تیری قامت کا

نہ تھا جب کچھ تو تُو تھا، کچھ نہ ہو گا جب تو تُو ہو گا
پتا پھر کیا چلے تیری بدایت کا، نہایت کا

وہ سینہ باغ ہے، پُر ہو جو تیرے داغِ الفت سے
وہ دل گُل ہے کہ جس میں خار ہو تیری محبت کا

نسیم بھرت پوری

تری الفت میں مرنا اے نبی ﷺ خوش زندگانی ہے
کہ اس درد و الم میں دوجہاں کی شادمانی ہے

تری شان نبوت کا مقابل مل نہیں سکتا
کہ تجھ سے کوئی اول ہے، نہ ہمسر ہے، نہ ثانی ہے

تمہارے جلوہ رخ میں جھلک ہے نور خالق کی
مرے اس قول پر صادق حدیث ''من رآنی'' ہے

غلام بارگاہ پاک کیا کیا فخر کرتے ہیں
سمجھتے ہیں کہ گویا ان کے گھر صاحب قرانی ہے

خدا عاشق ہے جس پر، اس کو چاہا، جھوٹ کیوں بولیں
ہمیں اللہ کو محشر کے دن صورت دکھانی ہے

کہاں طیبہ کہاں جنت، خدارا واعظو! چپ ہو
تمہاری کون سنتا ہے، تمہاری کس نے مانی ہے

اگر مل جائیں ہفت اقلیم بھی تو میں نہ لوں ہرگز
کہ شاہی سے زیادہ ان کے در کی پاسبانی ہے

نظامی بدایونی

جہاں کو مژدہ اس جانِ جہاں ﷺ کی آمد آمد کا
قیامت مصرعِ ثانی ہے جس کے مصرعِ قد کا
ہوئے افلاک پیدا، نام جب آیا محمد ﷺ کا
طلسمِ عالمِ امکاں تھا یا رب ! قفلِ ابجد کا
مواعظ کے گہر عالم میں بکھرانے کو نور ﷺ آیا
ابھر آیا ہے غوطہ مار کر دریائے سرحد کا
تری رفتار میں بے شک ہے اعجاز مسیحائی
ہما بن کر فلک پر اڑ گیا سایہ ترے قد کا
براق تیز تک جب عازم افلاک سے گزرا
تو مثل گرو رنگ اڑنے لگا چرخ زبرجد کا
جبھی سے عالم اسرار علم کن فکاں ہے تو
سبق روح الامیں مکتب میں جب پڑھتے تھے ابجد کا
دعا مقبول ہو جاتی ہے تیرا نام لینے سے
ملا بندوں کو موقع حق تعالی کی خوشامد کا

نظم طباطبائی

اے نبی محترم ﷺ! اے حامل اُم الکتاب
تیری ذات پاک ہے دونوں جہاں کا انتخاب
تخم الفت بارور دیکھا زمین شور میں
خلق سے پیدا کیا تو نے جہاں میں انقلاب
مدتوں کے طوق و زنجیر غلامی کٹ گئے
کر گیا آتشکدوں کو سرد رحمت کا سحاب
بن گئے صحرا نشیں سارے جہاں کے شہر یار
آ کے دربارِ رسالت میں ہوئے جو باریاب
ظلم کی راہوں کے کانٹے تو نے ہاتھوں سے چنے
ریگزاروں میں مہک اٹھے محبت کے گلاب
فاتح مکہ ! وہ تیری شان عفو و درگزر
سرکشوں کا جب ہوا جاتا تھا زہرہ آب آب
نعت گوئی کا سلیقہ نقش کیا آئے مجھے
ابجدِ علم و ہنر تک سے نہیں ہوں بہرہ یاب

نقش ہاشمی

سامنے جس کی نگاہوں کے مدینہ آیا
لطف کے ساتھ اسے مرنا، اسے جینا آیا

تابش حسن محمد ﷺ تھی یہ معراج کی رات
ہر چمکتے ہوئے تارے کو پسینا آیا

زندگی وادی طیبہ میں بسر کرنا تھی
حضرت خضر کو جی کر بھی نہ جینا آیا

اپنی گردش پہ اسی وجہ سے نازاں ہے فلک
کہ طواف در اقدس کا قرینہ آیا

بیٹھے اس شان و حشم سے وہ سر زین براق
سمجھے جبریلؑ کہ خاتم کا نگینہ آیا

حوض کوثر کے قریں، مالک کوثر کی قسم
وہ ہے کافر، جو کہے مجھ کو نہ پینا آیا

نوح ناروی

تو جو اے ماہ عرب ﷺ عالم کی زینت ہو گیا
نور تیرا کس کے جلوے کی بشارت ہو گیا

نور تیرا واضعِ آثار ظلمت ہو گیا
ایک عالم کے لیے شمع ہدایت ہو گیا

غم ترا آیا ہے دل میں عیش کا ساماں لیے
دور کلفت ہو گئی، اندوہ رخصت ہو گیا

بچھ گئی ہے چادر خار مغیلاں دشت میں
تیرے وحشی کے لیے سامان راحت ہو گیا

سادہ دل عاشق کہ تھا مشتاق تیری دید کا
دیکھ کر آئینہ دل، محو حیرت ہو گیا

کیوں نہ منظور نظر ہو تیرے کوچے کا غبار
عین یہ تو سرمہ چشم بصیرت ہو گیا

رضا علی وحشت کلکتوی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
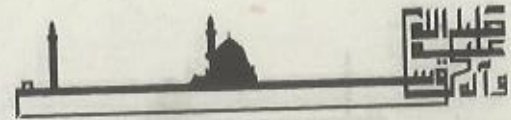
اللہ اللہ رے ترے قصر بریں کی رفعت
جس کی ہے بام قضا، جس کا ہے زینہ قدرت

نام تیرا خط سرنامہ لولاک لما
حکم تیرا ہمیں اک نقش نگین قدرت

ٹھہرے جب عرش بریں تیرے لئے پا انداز
قاب قوسین کی پھر کیوں نہ ہو تجھ سے زینت

انبیاؑ بیٹھیں ترے آگے دو زانو ہو کر
محفل قدس تری ذات سے والا رتبت

تیری خوشنودی خاطر ہے رضامندی حق
اور رضامندی حق تیری کتاب و سنت

تحفہ خلد بریں تیری گلی کا رستہ
زینت ہشت فلک اک ترے گھر کی زینت

تیری امت کو مبارک ہو عطائے کوثر
دشمنوں پر ترے جاری رہے حکم تبّت

وفا رامپوری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چلے ہیں سوئے عدم لے کے آرزوئے رسول ﷺ
یہ حوصلہ ہے کہ دم لیں گے روبروئے رسول ﷺ

ہماری شامِ لحد کی یہی ہے صبح اُمید
قدم بہ عرصہ محشر، نظر بہ روئے رسول ﷺ

ہیں تخت و تاج و زر و مال ان کی ٹھوکر میں
رہی ہے جن کے تصور میں آبروئے رسول ﷺ

کن آندھیوں میں جلا تھا چراغِ مصطفوی
کن آفتوں کا مداوا بنی ہے خوئے رسول ﷺ

ہماری بات ہی کیا ہے، بساط ہی کیا ہے
کلامِ رب کو ہوئی جبکہ جستجوئے رسول ﷺ

ہماری عقل کہاں، رتبہ رسول ﷺ کہاں
کمالِ عشق سے ممکن ہے جستجوئے رسول ﷺ

حضور ﷺ ہم نہ ہوئے آپ کے زمانے میں
گلہ کریں گے مقدر کا روبروئے رسول ﷺ

سید ہاشم رضا
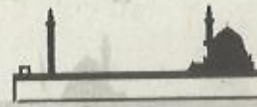
دو عالم تجھ پہ صدقے اے زمینِ گنبد خضرا!
تری آغوش میں آسودہ ہے وہ برزخ کبریٰ
وہ رشکِ مہرِ عالم تاب؛ جس کی جلوہ ریزی سے
شبستان جہاں میں پھر ہوا نورِ سحر پیدا
فدایانِ محمد ﷺ بن گئے جو دشمنِ جاں تھے
تہ تیغ محبت ہو گئی یکسر صف اعدا
جہاں کے گوشے گوشے میں صدائے دین حق پہنچی
لوائے حق پرستی مشرق و مغرب میں لہرایا
ہوا سکہ رواں عدل و مساوات و اخوت کا
ہوئی پھر از سر نو مجلس صدق و صفا برپا
فضائل سے ہوئی آراستہ پھر بزم انسانی
محاسن کا بنی گہوارہ پھر یہ فسق کی دنیا
مظاہر تھے یہ سارے رحمۃ للعالمینی کے
کرشمے تھے یہ سب بس آپ کی لطف آفرینی کے

یحییٰ اعظمی
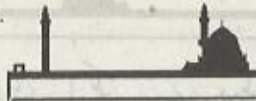
کیا کہیں، خلق میں کیا تیری بڑائی دیکھی
دل میں حسن بشریت کی خدائی دیکھی
حسن اور خیر کی وحدت ہوئی روشن ہم پر
جب تری صورت و سیرت کی اکائی دیکھی
تو نے انسان کی تفریق غلط ٹھہرائی
تو غلاموں نے بھی تعبیر رہائی دیکھی
تیرے معیار کرم تک کوئی کیا پہنچے گا
تو نے تو دشمن جاں کی بھی بھلائی دیکھی
آدمیت کی گزرگاہ میں منزل منزل
معتبر ایک تری راہنمائی دیکھی
خود خدا تجھ سے ملاقات کا مشتاق ہوا
کس نے افلاک پہ یہ شان رسائی دیکھی
اور تو کچھ نہیں رکھتا ترا یوسف لیکن
اس کی جھولی میں عقیدت کی کمائی دیکھی

سید یوسف حسن

کاش وہ چہرہ مری آنکھ نے دیکھا ہوتا
مجھ کو تقدیر نے اُس دور میں لکھا ہوتا

باتیں سنتا میں کبھی ، پوچھتا معنی اُن کے
آپ ﷺ کے سامنے اصحابؓ میں بیٹھا ہوتا

آیتیں اَبر ہیں اور دشت زمانے سارے
ہم کہاں جاتے اگر پیاس نے گھیرا ہوتا

ہر سیہ رات میں سورج ہیں حدیثیں اُن کی
وہ نہ آتے تو زمانے میں اندھیرا ہوتا

وہ مرے ساتھ ہیں اس بچھڑے ہوئے جنگل میں
ورنہ مر جاتا اگر میں یہاں تنہا ہوتا

علم کا شہر مجھے علم عطا کرتا ہے
حرف ملتے نہ اگر جہل میں ڈوبا ہوتا

فخری جب مسجد حضرت ﷺ میں اذانیں ہوتیں
میں مدینے سے گزرتا ہوا جھونکا ہوتا

زاہد فخری

نعت ہی نعت کے چودہ شمارے

''نعت ہی نعت'' کے زیرِ عنوان ماہنامہ نعت لاہور کے اب تک چودہ شمارے مرتّب کیے جا چکے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ ہر شاعر کی ایک ایک نعت جمع ہو جائے۔ اس طرح شعراء نعت کا ایک انسائیکلوپیڈیا مرتّب ہو جائے گا۔ کوشش کی جارہی ہے کہ نعت کے تمام اہم شاعر جمع ہو جائیں اور کسی نعت گو کی ایک سے زیادہ نعت اس میں نہ آئے۔

چودہ حصوں میں ١٠٥٢ شعراءِ کرام کی ایک ایک نعت ''نعت ہی نعت'' میں شائع ہوئی ہے۔ اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ نعت ہی نعت (اکتوبر ١٩٩٣، فروری، اکتوبر ١٩٩٤، مارچ، ستمبر ١٩٩٥، فروری ١٩٩٦، فروری ١٩٩٧، اپریل، دسمبر ١٩٩٨، اکتوبر ١٩٩٩، اگست ٢٠٠٠ اور ستمبر ٢٠٠١، مئی ٢٠٠٢، اور جولائی ٢٠٠٢) میں جن شعراءِ کرام کی ایک ایک نعت شائع ہو چکی ہے ان کے اسماءِ گرامی باعتبارِ حروفِ تہجی درج ذیل ہیں:

شعیب آبرو فیض آبادی، آثم فردوسی، اعزاز احمد آذر، آرزو اشرفی، آرزو جے پوری، انور حسین آرزو لکھنوی، سادھو رام آرزو، ابو الکلام آزاد، حافظ بشیر آزاد، پنڈت جگن ناتھ آزاد آزاد بیکانیری، محمد حسین آسی، آسی خانپوری، آفتاب اسلام آغا، محمد منصور آفاق، آفاق صدیقی، سید آل احمد رضوی، آہ امیٹھوی۔

ابرا حسنی، ابرار کرتپوری، ابصار عبد العلی، خواجہ عبد السمیع پال اثر صہبائی، میرزا جعفر علی اثر لکھنوی، اثر لودھیانوی، بوا سنگھ اثیم، امان اللہ اجمل جنڈیالوی، مفتی اجمل سنبھلی، احسان الحق فاروقی، احسان رانا، احسن مارہروی، جاوید احسن، حفیظ الرحمان احسن، حکیم شریف احسن، منظور احسن عباسی، خورشید احمد، سید محمد مرغوب اختر الحامدی، اختر انصاری اکبر آبادی، شوری لال اختر امرتسری، اختر پٹھانکوٹی، اختر پرتاب گڑھی، اختر حیدر آبادی، اختر سعیدی، سلیم اختر فارانی، اختر لکھنوی، محمد رمضان اختر، محمد مسعود اختر، محمود اختر کیانی، اختر بجنوری، اختر علی تلہری، اختر قدیری، اختر شیرانی، اختر ہوشیارپوری، اکرم علی اختر، تجمل حسین اختر، ہری چند اختر، اخگر سرحدی، ادا جعفری بدایونی، ادب

سیمابؔ محمد خاں ادیب گجراتی‘ محی الدین ادیب‘ ادیب رائے پوری‘ ادیب مکن پوری‘ ہارون الرشید ارشدؔ اقبال ارشدؔ ارشد میرؔ مشتاق احمد ارم حسانی‘ ارمان اکبر آبادی‘ محمد احمد اریبؔ غلام رسول ازہرؔ منظور عباس ازہرؔ ازہر درانی‘ اسد ملتانی‘ اسرار احمد سہاروی‘ اسرار عارفی‘ اسعد شاہجہانپوری‘ اسعد مبارکپوری‘ اسلم انصاری‘ اسلم کمال‘ محمد اسلم میتلا‘ اسلم یوسفی‘ علمدار حسین اسلمؔ اسماعیل داؤدی‘ بشیر زیدی اسیرؔ قدرت اللہ اشرف‘ علی حسین اشرفی میاں‘ علی مطہر اشعرؔ اشک امرتسری‘ اصغر سودائی‘ اصغر گونڈوی‘ اصغر علی شاہؔ سید اطہر حسین‘ اطہر صدیقی‘ اطہر محسن‘ افضل حسین اظہرؔ اظہر فاروقی‘ اعجاز رحمانی‘ بشیر اعجازؔ علی اعظم بخاری‘ افتخار احمد صدیقی‘ افتخار حیدرؔ محمد اعظم چشتی‘ افسر صدیقی امروہوی‘ افسر ماہ پوری‘ افسر عباس زیدی‘ افشاں عباسی‘ افضل الفت‘ محمد شیر افضل جعفری‘ افضل رد پڑی‘ محمد افضل کوٹلوی‘ افق کاظمی امروہوی‘ افقر موہانی وارثی‘ علامہ محمد اقبالؔ اقبال حیدرؔ اقبال سرہندی‘ اقبال صفی پوری‘ اقبال صلاح الدین‘ اقبال عظیمؔ اکبر حمیدی‘ اکبر کاظمی‘ اکبر وارثی میرٹھی‘ الطاف احسانی‘ الطاف انصاری‘ الطاف مشہدی‘ المعی حیدر آبادی‘ سید امجد الطاف‘ امجد حیدر آبادی‘ امجد اسلام امجدؔ امجد قیصرؔ امداد نظامی‘ امداد ہمدانی‘ اُمید فاضلی‘ امیر مینائی‘ امین اعظمی‘ محمد امینؔ سید انجم جعفری‘ انجم رومانی‘ انجم نیازی‘ محمد جان انجم وزیر آبادی‘ مشرف حسین انجمؔ انجم رضوانی‘ انجم یوسفی‘ سیدؔ انصار الہ آبادی‘ انصر لدھیانوی‘ انوار فیروزؔ انور بریلوی‘ انور جمالؔ انور سدیدؔ انور صابری‘ انور فیروز پوری‘ افضال احمد انورؔ انور حسین انورؔ ریاض انورؔ جہلمی‘ انور مسعودؔ لطیف انورؔ انیس لکھنوی‘ انیسہ ہارون شروانیہؔ اوج اعظمی‘ محمد حبیب اللہ اوجؔ اوصاف شیخؔ ایاز صدیقی‘ مامون ایمن۔

ادریس بابرؔ انور بابرؔ چشتی رمانی بابرؔ نواب عالم بارشوی‘ باسط ممتاز سیدؔ خواجہ غلام جیلانی باصرؔ رئیس باغیؔ سجاد باقر رضوی‘ افضل باقی‘ باقی احمد پوری‘ باقی صدیقی‘ بدر القادری‘ بدر فاروقی‘ بدر شمسی‘ بدر ساگری‘ سعید بدرؔ نادر علی برترؔ طلحہ رضوی برقؔ برق اجمیری‘ برگ یوسفی‘ برہم ناتھ دت‘ خالد بزمی‘ ذکاء اللہ بسملؔ بسمل نیازی‘ بسمل الہ آبادی‘ بسمل بدایونی‘ بشیر احمد بشرؔ بشیر افغانی‘ بشیر احمد بشیرؔ بشیر احمد قادری‘ بشیر رحمانی‘ بشیر زواری‘ بشیر صدیقی‘ بشیر فاروق‘ سید حسام الدین بقا‘

محبت خاں بنگش‘ بہار کوٹی‘ بہزاد لکھنوی‘ بیاض سونی پتی‘ بیان یزدانی میرٹھی‘ بے تاب نظیری‘ بے چین رجپوری‘ بے خود دہلوی‘ بیدل پانی پتی‘ بیدل فاروقی‘ بیدم وارثی‘ بیکس فتح گڑھی‘ بیکل اتساہی بلرامپوری‘ بیکل لکھنوی‘ بیگم افضال۔

پرتو روہیلہ‘ پرواز جالندھری‘ الطاف پروازؔ یعقوب پروازؔ پرویز بزمی‘ پیام شاہجہانپوری‘ پیامی مراد آبادی‘

تنویر پھول۔

تاباں عابدی‘ تابش الوری‘ تابش دہلوی‘ تابش صمدانی‘ قمر تابش‘ تاج عرفانی‘ تاجور نجیب آبادی‘ تارا چند لاہوری‘ حفیظ تائب‘ عبدالغنی تائب‘ صوفی غلام مصطفیٰ تبسم‘ م م تبسم کاشمیری‘ توصیف تبسم‘ محمد افضل تحسین‘ تحسین فراقی‘ سید شیر محمد ترمذی‘ شفاعت ترنم دیوبندی‘ غلام محمد ترنم امرتسری‘ تسلیم لکھنوی‘ نعیم تقوی‘ تمنا مراد آبادی‘ عبدالمجید تمنا‘ تنویر آصف‘ یحییٰ تنہا‘ توفیق بٹ۔

ثاقب زیروی‘ ثاقب عرفانی‘ عبدالکریم ثمرؔ ثمر محمد آبادی‘ ثمر ہوشنگ آبادی۔

جاذب قریشی‘ جام نسیمی‘ جام نوائی بدایونی‘ معراج جامی‘ غضنفر علی جاوؔدؔ انعام الحق جاویدؔ محمد خالد جذبی‘ قلندر بخش جرات‘ جرم محمد آبادی‘ جعفر بلوچ‘ جعفر شیرازی‘ جعفر ملیح آبادی‘ سید محمد جعفری‘ جگر مراد آبادی‘ جلال لکھنوی‘ قاسم جلال‘ حسن اختر جلیل‘ جلیل قدوائی‘ جلیل مانکپوری‘ محمد عبداللہ جمال‘ یوسف جمال انصاری‘ جمال نقوی‘ صادق جمیل‘ محمد جمیل جیلانی‘ جمیل عظیم آبادی‘ جمیل قادری رضوی‘ جمیل ملک‘ جمیل نقوی‘ جمیل یوسف‘ محمد عمر جنوں‘ جواز جعفری‘ جوش مچھلی شہری‘ شبیر حسن خاں جوش ملیح آبادی‘ چندر پرکاش جوہرؔ نعیم الرحمان جوہرؔ جوہر بلیاوی‘ جوہر نظامی۔

فخر الدین حاذق‘ حافظ امرتسری‘ مفتی احمد میاں حافظ برکاتی‘ حافظ خلیل الدین حسن حافظ پیلی بھیتی‘ حافظ چشتی تونسوی‘ حافظ لدھیانوی‘ حافظ محمد صادق‘ عبدالغفار حافظؔ الطاف حسین حالی‘ حامد حسن حامدؔ حامد علی حامدؔ حامد بدایونی‘ مولانا عبدالحامد بدایونی‘ حامد یزدانی‘ بشیر حامدؔ وزیر علی شاہ حامی‘ حبیب اللہ حاوی‘ طیب حزیںؔ انصاری‘ حزیں لدھیانوی‘ قیوم حسان‘ حسرت موہانی‘

حسرت حسین حسرت' محمد یونس حسرت' حسرت قریشی' حسن رضا خاں بریلوی' حسن رضوی' حسن عسکری کاظمی' عابد حشری' حشمت یوسفی' ابوالاثر حفیظ جالندھری' حفیظ صدیقی' حفیظ ہوشیار پوری' شان الحق حقی' صدیق حل' حمدی صدیقی' امیر حمزہ' عبدالحمید خاں حمید' حمید حافظی' پیرزادہ حمید صابری' حمید صدیقی لکھنوی' حمید عظیم آبادی' حنیف اسعدی' حیات وارثی لکھنوی' سید افتخار حیدر' ثقلین حیدر' حیدر اعظمی' حیرت الہ آبادی' غلام نبی حیرت جلالپوری' حیرت شاہ وارثی۔

خادم رزمی' خادم کیتھلی' خادمی اجمیری' خاطر غزنوی' محمد افضل خاکسار' خاکی کاظمی امروہوی' عزیز الدین خاکی' ڈاکٹر مسعود رضا خاکی' خالد احمد' خالد شفیق' خالد عرفان' خالد علیم' خالد معین' انور محمود خالد' سیف اللہ خالد' عبدالعزیز خالد' منصور احمد خالد' خالد عباس' سید خالد یزدانی' رحمان خاور' خاور رضوی' خورشید خاور امروہوی' خاور نوری' ایوب خاور' خاور لدھیانوی' خرم خلیق' کنور محمد اعظم خاں خسروی' خلش مظفر' خلش ہاشمی' محی الدین خلوت' خلیق قریشی' خلیفہ عبدالحکیم' مفتی خلیل خاں برکاتی' خلیل صمدانی' خلیل میرٹھی' خورشید ایلچپوری' خورشید بیگ میلسوی' خورشید رضوی' مکرم حسین خورشید' سلامت علی خیال' وحید خیال' مستحسن خیال' خیال مینائی' علیم اللہ خیالی۔

احسان دانش' درد اسعدی' درد کاکوروی' درد وارثی لکھنوی' دل شاہجہانپوری' احمد یار خاں دولتانہ۔

ذاکر قادری' رفیع الدین ذکی قریشی' ذکی رضا رائے بریلوی' ذوقی مظفر نگری' بابا ذہین شاہ تاجی۔

ظفر علی راجا' آصف راز' راز الہ آبادی' عبدالمنان راز کاشمیری' امین راحت چغتائی' راحت نقوی' راسخ دہلوی' راسخ عرفانی' راغب مرادآبادی' راقم علیگ' رام ریاض' اقبال راہی' غلام مرتضیٰ راہی' انعام راہی' راہی ضیائی' ایس اے رحمان' بشیر رزمی' رسا بریلوی' رسا جالندھری' سلطان رشک' رشک ترابی' رشید احمد گوریجہ' رشید طاہر' رشید قادری' رشید کامل' صوفی عبدالرشید' احمد رضا خاں

بریلوی' کالی داس گپتا رضا' محمد اکرم رضا' عارف رضا' سید ہاشم رضا' رضوان مرادآبادی' انجم رضوانی' تبسم رضوانی' محمد حسین رضی' خواجہ رضی حیدر' رعنا ناہید رعنا' رعنا اکبرآبادی' رفعت سلطان' رفیق عزیزی' روحی کنجاہی' روش صدیقی' روشن نگینوی' رونق بدایونی' پیارے لال رونق دہلوی' صوفی مسعود احمد رہبر چشتی' رئیس احمد' رئیس امروہوی' رئیس وارثی' ریاض احمد قادری' ریاض النبی خاں ریاض' ریاض جالندھری' ریاض حسین چودھری' ریاض سیالکوٹی' ریاض مجید۔

زخ ش (زاہدہ خاتون شروانیہ) ابوالمجاہد زاہد' زار عظیم آبادی' زاہد الحسن زاہد' زکی دہلوی' سیف زلفی' زہیر کنجاہی' زیب عثمانیہ' زیب غوری' زیبا ناروی' سید نظر زیدی۔

ساجد اسدی' اقبال ساجد' غلام حسین ساجد' محمد امین ساجد سعیدی' ساحر صدیقی' ساحر قدوائی' لطیف ساحل' ساغر صدیقی' ساغر مشہدی' ساقی کاکوروی' ساقی گجراتی' سالک رام سالک' سائل دہلوی' آغا سائل کاشمیری' سبطین بدایونی' محمد سبطین شاہجہانی' سید سجاد رضوی' اقبال سحر' حسین سحر' سحر انصاری' سخن دہلوی' سراج آغائی' سرشار صدیقی' سرفراز قریشی' حکیم سرو سہارنپوری' سرور اکبرآبادی' سرور انبالوی' سرور بارہ بنکوی' سرور بجنوری' سرور جاوید' سرور کاشمیری' مفتی غلام سرور لاہوری' سعید اقبال سعدی' سعید اللہ خاں' سعید وارثی' سعید اختر سعید' طاہر سعید ہارون' عین سلام' سلمان گیلانی' سید اکبر سلیم' سلیم احمد' سید سلیم گیلانی' حضور احمد سلیم' حافظ محمد سلیم تابانی' سمیع اللہ قریشی' اقبال سہیل اعظم گڑھی' سہیل بناری' سہیل غازی پوری' سہیل عباس' حکیم محمد نبی خاں جمال سویدا' سید محمد نقوی' سیف الدین سیف' سیماب اکبرآبادی۔

سرکشن پرشاد شاد' غفار شاد' محمد احمد شاد' شاد عظیم آبادی' شاد قادری' شاد گیلانی' ظفر شارب' مقبول شارب' شفیق الدین شارق' شاعر لکھنوی' شافی الہ آبادی' حمید شاکر' شاکر القادری' شاکر نظامی' شاہد کوثری' شبیر شاہد' صدیق شاہد' عبدالمنان شاہد' شاہد حمید' اصغر ایاز شاہین' شبنم کمالی' شبیر بخاری' شرر صہبائی' امیر الاسلام شرقی' عبدالعزیز شرقی' شعری بھوپالی' مفتی محمد شفیع' شفیق بستوی' شفیق جونپوری' شفیق صدیقی' شفقی عہدی پوری' شفیق کوٹی' شکیل بدایونی' عبدالغنی شمس'

شمس بریلوی، شمس الحق شمس پھلسوی، شمشاد لکھنوی، شمیم آنولوی، شمیم امروہوی، شمیم صبائی متھراوی، شمیم ہمت نگری، چودھری برکت علی شمیم یزدانی، شوذب کاظمی، شورش کاشمیری، محمود شوکت، شوکت تھانوی، شوکت عابدی، شوکت ہاشمی، عبدالعلی شوکت، سید مسعود حسن شہاب دہلوی، شوکت راز، شوکت مرادآبادی، آغا شہباز علی، شہرت بخاری، شہزاد احمد، شہزاد مجددی، کرامت علی شہیدی، شہیر نجمی، چندی پرشاد شیدا، رام سروپ شیدا، کمال الدین شیدا، شیدا انبالوی، شریف شیوہ۔

صابر آفاقی، صابر القادری بریلوی، صابر براری ضیائی، صابر جالندھری، صابر سنبھلی، صابر سہارنپوری، ایوب صابر، صابر قدیری، صابر کاسگنجوی، صابر کاغذ نگری، صابر گیلانی، حافظ محمد صادق، آغا صادق، صادق دہلوی، صادق نسیم، صائم چشتی، صبا اکبرآبادی، صبا متھراوی، صبا مصباحی، علیم صبا نویدی، صبوحی دہلوی، صبیح رحمانی، صحرائی گورداسپوری، صدق جائسی، صدیق فتحپوری، عبدالمجید صدیقی، صفدر رام پوری، صفدر حسین صفدر، صفی احمد، صفی لکھنوی، صفیہ شیم ملیح آبادی، فضل حسین صمیم، سلمان صہبا، صہبا اختر۔

ضامن حسنی، ضمیر جعفری، ضمیر فاطمی، ضمیر یوسف، ضیاالحق قاسمی، ضیاء القادری بدایونی، ضیا محمد ضیاء، ضیاء الحسن ضیا، مظفر احمد ضیا، یسین ضیا،

عبدالقیوم خاں طارق سلطانپوری، شیش چندر طالب، طالب رام پوری، طالق ہمدانی، طالوت ملتانی، طاہر سردھنوی، طاہر سلطانی، طاہر شادانی، محمد طاہر فاروقی، جعفر طاہر، محمد سلیم طاہر، طرب احمد صدیقی، طرفہ قریشی، طفیل احمد مدنی، طفیل ہوشیارپوری، طور نورانی، طیب موہانی۔

قریشی محمد شریف ظفر، سراج الدین ظفر، یوسف ظفر، ظفر اکبرآبادی، ظفر بناری، ظفر سعید ظفر علی خاں، احمد ظفر، ظفر ترمذی، صابر ظفر، ظفر اقبال، ظفر اقبال ظفر، ظفر الحق چشتی، سید ظفر ہاشمی، ظہور جارچوی، سید انوار ظہوری، ظہیر رضوی، ظہیر غازی پوری، ظہیر کاشمیری۔

عابد آغائی، عابد انصاری، عابد بریلوی، عابد نظامی، عبدالرحمان عاجز مالیر کوٹلوی، عادل صدیقی، تاجدار عادل، وہاب عادل، امر سنگھ عارج، عارف اکبرآبادی، عارف امرتسری، عارف

مکتبہ ایوانِ نعت